ایک اہم عسکری مزاح نگار (کرنل اشفاق حسین)

محمد اسماعیل

Muhammad Ismail

Ph.D Scholar, Department of Urdu,

The Islamia University, Bahawalpur.

پروفیسر ڈاکٹر روبینہ رفیق

Prof. Dr. Rubina Rafiq

Chairperson, Department of Urdu,

Islamia University, Bahawalpur.

Abstract:

The famous 'Mazah Nigar'. Lt.colonel (R) Ashfaq Hussain, of Pakistan's Armed forces was born in 'Lahore'. He wrote three books related to humour: such as: "Gentleman Bismillah', Gentleman Alhamdulillah', Gentleman Allah Allah", In these books, he tried to describes the memories of the days, which he spent in Pakistan Military Academy Inspite of this, he also tried to describe his travellorous in ironical and humorous way. In his writings, we find many examples, of irony, humour and fun. In Urdu Literature, his name comes among the good humorous writers. In his writings, 'parody,' practical joke, Epigram, comic situation also swim. Due to this, Ashfaq Hussain ', name is well known in Urdu Literature and coming the best humour writers of the forces of Pakistan.

اُردو ادب کا یہ مایہ ناز مزاح نگار ۶ مئی ۱۹۴۹ء کو ادیبوں کے شہر لاہور میں پیدا ہوا۔ اشفاق حسین کے والد کا نام محمد اسحاق اور والدہ کا نام شکورن بی بی تھا۔ آپ کے اباؤ اجداد کا تعلق ہندوستان کے ضلع یو پی سے تھا جو بعد میں ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ اشفاق حسین نے ایم اے جرنلزم کا امتحان پنجاب یونیورسٹی لاہور سے پاس کیا۔ انہی دنوں پاک فوج میں کمیشن حاصل کرنے کے لیے درخواستیں مطلوب تھیں۔ آپ نے اس حوالے سے اپنی کتاب'' جنٹلمین بسم اللہ'' میں ایک جگہ یوں لکھا ہے:

''مسلح افواجِ پاکستان آپ کے لیے چشم براہ ہیں فوج کو آپ ایسے مستعد نو جوانوں کی ضرورت ہے۔ اگر کچھ کر گزرنے کی تمنائیں دل میں مچلتی ہیں تو آپ کا مقام فوج کے اندر ہے۔''(۱)

فوجی زندگی عام زندگی سے قدرے مختلف، سخت، دشوار اور نظم وضبط کی پابند ہے۔ اشفاق حسین نے فوج میں تقریباً ۲۰ سال کا عرصہ گزارا انھوں نے کیڈٹ ٹریننگ سے لے کر فوج کی عملی زندگی کے مختلف موضوعات اور واقعات کو مزاح کی چاشنی میں ڈبو کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اشفاق حسین نے طنز ومزاح کے متعلق تین مجموعے ''جنٹلمین بسم اللہ''، '' جنٹلمین الحمد اللہ'' اور ''جنٹلمین اللہ اللہ'' لکھے جن میں آپ کا مزاحیہ انداز بڑے بھرپور طریقے سے سامنے آتا ہے۔ اشفاق حسین نے مختلف حربوں اور طریقوں سے ادب کی دھرتی پر طنز ومزاح کے پھول اُگائے ہیں۔ وہ اپنی ٹریننگ اور بالخصوص پی ٹی کا ایک واقعہ جو اُن کے ایک دوست ہمایوں سے منسوب ہے اس طرح مزاحیہ انداز میں بیان کرتے ہیں:

''ہنستے مسکراتے ہمایوں کسی مغل تاج دار کی نشانی تو نہیں تھے البتہ اپنے ڈیل ڈول سے کسی پہلوان گھر کے چشم و چراغ ضرور دکھائی پڑتے تھے جسم کی وجہ سے پی ٹی پریڈ خاصا شاق گزرتا تھا اور ون مائل والا دن قیامت سے کم نہ ہوتا ون مائل میں بار ہا فیل ہونے کے بہت بعد کی بات ہے کہ ایک دن میس میں بیٹھے ہوئے انہوں نے انکشاف کیا کہ وہ پی ٹی میں بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ ہم نے حیرانگی کے عالم میں ان کے اس بیان کی وضاحت چاہی تو انھوں نے کہا پہلے میں جب میں ون مائل ختم کر کے واپس آتا تھا تو سٹارٹنگ پوائنٹ پر کوئی بھی موجود نہ ہوتا تھا سب جا چکے ہوتے تھے لیکن اب واپس آتا ہوں تو کچھ لوگ جھنڈے وغیرہ سمیٹ رہے ہوتے ہیں۔''(۲)

پاکستان ملٹری اکیڈمی ایک ایسی جگہ ہے جہاں مٹی کو سونا اور موتی کو ہیرا بنانے کے تمام گر استعمال کیے جاتے ہیں اسی اکیڈمی سے تقریباً آڑھائی سال کی ٹریننگ مکمل کر کے ایک آدمی کیڈٹ سے افسر بن جاتا ہے اور اس میں وہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہوتی ہیں جو ایک افسر میں ہونی چاہئیں۔ پاکستان ملٹری اکیڈمی کا سٹاف اور انسٹرکٹر اس قدر دل جمعی اور محنت سے پیشہ وارانہ عسکری تربیت پر زور دیتے ہیں کہ ایک کیڈٹ بہت جلد بہت کچھ سیکھ جاتا ہے۔ اس اکیڈمی میں چھوٹے چھوٹے معمولات پر بھی بڑی توجہ دی جاتی ہے ایک جگہ اشفاق حسین کا انداز دیکھیں کہ وہ کس طرح اپنی تحریر کو پُر مزاح بناتے ہیں:

''بارش ہو، طوفان آئے بادل گرجیں، بجلی چمکے، میس سے چھٹکارا ممکن نہیں۔۔۔۔کہ محفل میں بیٹھنے کا سلیقہ، میز کے آداب چمچوں اور کانٹوں کا بغیر آواز استعمال اور گرم گرم کھانا، چائے بغیر کسی ''اف'' یا ''سی'' ''کے حلق میں انڈیل لینے کے نادر طریقے وہیں سکھائے جاتے ہیں اس سب کچھ کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے تاکہ سندر ہے اور بوقت ضرورت کام آسکے۔''(۳)

اشفاق حسین کے دل کش اُسلوب اور مزاح کے مختلف حربوں کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے وہ اپنے اسلوب کے خود خالق ہیں وہ کسی کی پیروی نہیں کرتے اُن کا انداز بڑا اچھوتا اور نرالا ہے جس کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے پڑتے

ہیں۔ایک جگہ فریحہ نگہت، اشفاق حسین کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

''اپنی طرزِ تحریر اور اُسلوبِ بیان کو شگفتہ بنانے کے لیے اشفاق حسین نے ہر وہ حربہ استعمال کیا ہے جو ایک اچھے شگفتہ بیان کو قدرت کی طرف سے عطا ہو چکا ہوتا ہے۔ان حربات مزاح نگاری کے ذریعے اشفاق حسین نے وہ گل کاریاں اور گل ریزیاں کی ہیں جن کی حسِ لطافت اور دل کش اسلوب پر ایمان لانا پڑتا ہے، داد دینا پڑتی ہے۔اشفاق حسین کی معنی آفرینی اور ندرتِ بیان سراہے جانے کے قابل ہے۔'' (۴)

اشفاق حسین نے اپنی کتابوں میں طنز و مزاح کے ایسے رنگ بکھیرے ہیں جو جاذبِ نظر بھی ہیں اور خوش نما بھی۔ اشفاق حسین نے زیادہ تر فوجی واقعات اور بالخصوص پیشہ وارانہ عسکری تربیت میں پیش آنے والے واقعات کو مزاحیہ رنگ میں ڈھال کر بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ پاکستان ملٹری اکیڈمی میں ایک سے ایک بڑھ کر ایک مشکل اور دلچسپ مرحلے ہیں جبکہ پاسنگ آؤٹ کا مرحلہ کیڈٹوں کی خوشیوں کو دوبالا کر دیتا ہے۔پاسنگ آؤٹ کی تیاری کیڈٹوں کے لیے اپنے اندر ایک عجیب کشش رکھتی ہے۔اس تیاری کو اشفاق حسین نے اپنے مزاحیہ رنگ میں یوں رنگا ہے:

''لیکن یہاں کسی کیڈٹ کو انڈر وئیر پہنا کر ایک درخت سے لٹکا دیا گیا تھا اور نہایت احتیاط سے پتلون پہنائی جا رہی تھی۔کسی کیڈٹ کو کسی دیوار پر بیٹھا کر بڑی آہستگی سے پتلون میں اُتارا جا رہا تھا مقصد اس سارے اہتمام کا یہ ہوتا ہے کہ پتلون میں کوئی شکن نہ آ جائے۔جب سب لوگ پتلون پہن چکے تو انہیں بوٹوں میں اُتارا گیا اور بیرون نے تسمے باندھے کہ جھکنے سے بھی کریز میں خم پڑنے کا اندیشہ تھا پھر سب لوگوں کو قطار اندر قطار کھڑا کیا گیا۔سینئر کیڈٹ سٹاف اور بیرے قینچیاں لیے ہمارے چاروں جانب گھومنے لگے کہ کوئی دھاگہ نظر آتا ہے تو فوراً اُس کا سر قلم کر دیا جاتا۔'' (۵)

اشفاق حسین کی طنز و مزاح کی آمیزش اور روانی کو دیکھ کر ضمیر نفیس اپنی رائے کا اظہار کچھ اس طرح کرتے ہیں:

''اُن کے ہاں طنز و مزاح کا ایک ایسا امتزاج موجود ہے جو تیوری پر بل بھی پیدا کرتا ہے اور بے ساختہ ہونٹوں پر تبسم بھی بکھیرتا ہے۔اشفاق حسین اتنی روانی سے بات کرتے ہیں کہ لفظ، لفظ سے تخلیق ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے شگفتگی کے رنگ چہرے پر نمودار ہوتے ہیں۔'' (۶)

فوج میں سروس کے دوران اشفاق حسین کو مختلف جگہوں اور مختلف ملکوں میں جانے کا اتفاق ہوا لہٰذا انھوں نے اپنے ارگرد کے ماحول کا بڑی باریک بینی سے مشاہدہ کیا۔انھوں نے مختلف ملکوں کے جغرافیائی حالات، تاریخ، موسم، انسانوں کے رویّوں اور تہذیب و ثقافت کو مزاحیہ قالب میں ڈھال کر پیش کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے کہیں کہیں اُن کی کتابوں میں آپ بیتی کا انداز بھی ملتا ہے۔آپ کی تحریروں میں زیادہ شوخی نہیں بلکہ ہلکا پھلکا مزاح پایا جاتا ہے۔نانگا پربت سے متعلق لکھتے ہیں:

''نانگا پربت کا مطلب ننگا پہاڑ ہے اور یہ نام غالباً اُسے اسی لیے دیا گیا کہ یہ اردگرد کی پہاڑی سلسلوں کی نسبت بالکل نمایاں واضح اور ننگ دھڑنگ نظر آتا ہے۔'' (۷)

آپ کی کتابیں اُردو ادب کے طنزیہ ومزاحیہ ادب میں خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ اپنے مزاحیہ اسلوب اور سلاست کی وجہ قاری کی توجہ کا باعث ہیں۔ جنرل شفیق الرحمٰن آپ کی کتابوں کے متعلق یوں لکھتے ہیں:

''اس کے ہلکے پھلکے مضامین میں آپ بیتی کا رنگ نمایاں ہے۔ انداز بیاں کی شگفتگی، روانی اور سلاست نے ان میں انوکھی شان پیدا کی ہے۔''(۸)

اشفاق حسین کی تحریروں میں یک رنگی نہیں ہے بلکہ اُن کے ہاں موضوعات کا ایک انبار ہے جس کی پرتوں میں انھوں نے خوش رنگ اور دیدہ زیب مزاح کے گل کھلائے ہیں۔ آپ صاحبِ اسلوب مزاح نگار ہیں۔ آپ کی تحریروں میں طنز سے زیادہ مزاح کی کلیاں مہکتی دکھائی دیتی ہیں۔ آپ کی کتاب ''جنٹلمین الحمداللہ'' کے بارے میں ڈاکٹر تصدق حسین راجہ کہتے ہیں:

''بہت کم کتابیں ایسی ملتی ہیں جنہیں دیکھتے ہی پڑھنے کو جی چاہتا ہے ان میں ''جنٹلمین الحمداللہ'' شامل ہے۔''(۹)

عسا کر پاکستان کے بہت سے نثر نگار ایسے ہیں جنھوں نے دیگر حربوں کے ساتھ ساتھ لطائف بیانی سے بھی اپنی تحاریر کو مزّین کیا ہے۔ ان میں ایک بہت اہم نام اشفاق حسین کا ہے۔ ان کی تحریروں میں لفظی بازی گری، واقعات اور لطائف سے بھی مزاح پیدا کرنے کی کامیاب کوشش دیکھی جاسکتی ہے۔ وہ اپنی تحریروں میں جب کوئی لطیفہ استعمال کرتے ہیں تو وہ تحریر کا حصہّ معلوم ہوتا ہے یعنی لطیفے کی وجہ سے تحریر کی روانی اور سلاست میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایک جگہ اپنی کتاب ''جنٹلمین الحمداللہ'' میں لطیفہ بیانی سے اپنی تحریر کو یوں وقار بخشتے ہیں:

''وہ لطیفہ تو آپ نے سنا ہوگا ایک دن امریکہ ایمپائرسٹیٹ بلڈنگ کی لفٹیں خراب ہوگئیں دو آدمیوں نے اپنا دفتر کھولنے کے لیے آخری منزل تک جانا تھا انھوں نے اپنی گاڑیاں پارک کیں اور بادل نخواستہ سیڑھیوں کے ذریعے اُوپر روانہ ہوگئے۔ وقت گزارنے کے لیے ایک نے شیکسپیئر کی ایک کامیڈی سُنانی شروع کی ہنستے ہنساتے جب آخری منزل تک پہنچے تو راوی نے دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کر دیا۔ دوسرے نے حیرت سے پوچھا سُنا تو تم کامیڈی رہے تھے یہ رونا کیوں شروع کر دیا، بولا شروع تو میں نے کامیڈی ہی کی تھی لیکن وہ ٹریجڈی میں بدل گئی کہ دفتر کی چابیاں تو میں نیچے ہی بھول آیا ہوں گاڑی میں۔''(۱۰)

فریحہ نگہت، اشفاق حسین کی تائید ان الفاظ میں کرتی ہے:

''اشفاق حسین ہر حال میں مسکراہٹوں کا متلاشی ہے اسی لیے شاید وہ گھر کی اکائی بکھرنے سے بچانے کے لیے امورِ خانہ داری میں مردوں کی شراکت کو بھی عار نہیں سمجھتا۔ اشفاق حسین کہیں کہیں لطائف سُنا سُنا کر بھی مزاح پیدا کرتے ہیں۔''(۱۱)

اشفاق حسین کا تعلق لاہور جیسے خوب صورت شہر سے ہے جو پنجابی زبان کا مرکز ہے۔ اس لیے وہ پنجابی زبان لکھنے، بولنے اور پڑھنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ کہیں کہیں انھوں نے اپنی تحریروں میں رنگینی اور مزاح پیدا کرنے کے لیے پنجابی الفاظ کا بھی استعمال کیا ہے۔ پنجابی زبان کے الفاظ سے اُن کی تحریروں کے حسن میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ تحریر کی دلچسپی اور

چاشنی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ایک جگہ یوں گویا ہوتے ہیں:

''شمالی علاقوں میں پی آئی اے کے مسافروں اور موسم میں سارا سال آنکھ مچولی جاری رہتی ہے مسافر تو ہمہ وقت مستعد رہتے ہیں کہ انہیں رات کے پچھلے پہر یا وقتِ سحر ائر پورٹ پر بلا لیا جاتا ہے اور پھر ''ریلو کٹا'' بنا کر ایک طرف بیٹھا دیا جاتا ہے اصل کھیل خود پی آئی اے والے کھیلتے ہیں اور طیارے کورن وے پر کھڑا کرے وائرلیس پر پکارتے ہیں:

لک چھپ جانا
مکئی دادانہ
راجے دی بیٹی
آئی جے''(۱۲)

ڈاکٹر طاہرہ سرور اشفاق حسین کی مزاح نگاری اور اُن کی کتاب ''جنٹلمین الحمداللہ'' کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار اپنی کتاب ''عساکر پاکستان کی خدمات اُردو نثر میں'' میں کچھ ان الفاظ میں کرتی ہے:

''اشفاق حسین کے یہاں مزاح اُن کی شگفتہ بیانی کا نتیجہ ہے وہ کہانی سُنانے کے انداز میں بات آگے بڑھاتے جاتے ہیں۔فوجی زندگی میں روزمرہ واقعات اتنے دلچسپ انداز میں بیان کرتے ہیں کہ پڑھنے والے کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ جاتی ہے۔ ''جنٹلمین الحمداللہ'' اُردو کے طنزیہ اور مزاحیہ ادب اچھا اضافہ ہے۔''(۱۳)

دورانِ سروس مصنف کو سعودی عرب میں بھی رہنے کا موقعہ ملا اس عرصہ کے دوران پیش آنے والے مختلف واقعات اور معمولات کو بھی آپ نے صفحۂ قرطاس پر بکھیرنے کی کوشش کی مگر اس روداد کو بیان کرنے میں بھی آپ نے طنزیہ و مزاحیہ انداز اختیار کیا ہے۔اس کتاب کا نام اشفاق حسین نے ''جنٹلمین اللہ اللہ'' رکھا ہے ہے۔کتاب بھی مختلف طنزیہ و مزاحیہ واقعات سے بھری پڑی ہے۔اس کو پڑھ کر نہ صرف قاری کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اس کے چہرے پر ہنسی پھیل جاتی ہے ''جنٹلمین اللہ اللہ'' سے ایک اقتباس دیکھیں جس میں ہلکا پھلکا مزاح نظر آتا ہے:

'' ایک صاحب نے اپنی بیگم کو طویل خط لکھنے کا سلسلہ شروع کیا ایک ایک ہفتہ وہ خط ہی لکھتے رہتے۔فل سکیپ کے پندرہ بیس صفحات پر مشتمل اُن کے خط جاتے،تو لکھے گئے جواب میں کیا آتا تھا اس کی اطلاع ہمیں نہ ہوسکی۔ایک اور صاحب فارغ وقت میں ٹیلی فون ایکسچینج یا کسی ہوٹل چلے جاتے اور پاکستان میں اپنی منگیتر سے طویل گفتگو کرتے ایک دفعہ ایک ہی نشست میں انھوں نے تیرہ سو ریال یعنی تقریباً چھ ہزار روپے کی گفتگو فرمائی اسی خاتون سے اُن کی شادی ہوگئی۔آج کل تین بچیوں کے باپ ہیں معلوم نہیں آج کل دن بھر میں بیگم سے کتنی مالیت کی گفتگو کرتے ہیں۔''(۱۴)

اشفاق حسین کے ہاں متنوع موضوعات ملتے ہیں ان کی طبیعت ایک جگہ ٹھہرتی نہیں بلکہ اس کھوج میں رہتی ہے کہ کوئی نیا موضوع ملے اور اُس پر خامہ فرسائی کی جائے۔ان کے عنوانات بھی دلچسپ اور پُر مزاح ہیں جیسا کہ ''تیل کی کہانی''

''چھاؤنی میلہ اور عوام''، ''فیکا پہلوان''، ''پھجا جراح''، ''ارتھوک سرجن''، ''میرا نشانہ دیکھے زمانہ''، ''پرانے موٹر سائیکل کے فوائد'' اور نئے موٹر سائیکل کے نقصانات وغیرہ۔ اشفاق حسین کے مضمون ''پرانے موٹر سائیکل کے فوائد'' میں طنزیہ و مزاحیہ لب و لہجہ دیکھیں:

> ''سستا مل جاتا ہے، تھوڑے سے پیسوں میں انسان پورے موٹر سائیکل کا مالک بن جاتا ہے، اس کے مالک کو لوگ تنگ دست سمجھتے ہیں۔ کوئی شریف اور سمجھ دار آدمی قرض مانگنے نہیں آتا، چوری چکاری کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا، لاک کرنے کی فکر سے چھٹکارا، کہیں راستے میں بند ہو جائے تو اطمینان سے فٹ پاتھ کے کنارے بغیر لاک کیے چھوڑا جا سکتا ہے۔ فلم دیکھنے جائیں تو سٹینڈ پر کھڑا کر کے خواہ مخواہ پیسے ضائع کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ سینما کے قرب و جوار میں کہیں بھی کھڑا کیا جا سکتا ہے۔'' (۱۵)

اشفاق حسین کا انداز بیان بڑا منفرد اور ممتاز ہے وہ ادب کی دھرتی پر طنز و مزاح کے پھول کھلانے میں کمال درجہ رکھتے ہیں۔ آپ کے مضامین اور تحریروں کے متعلق عصر حاضر کے سب سے بڑے مزاح نگار مشتاق احمد یوسفی اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتے ہیں:

> ''میں نے کرنل صاحب کے مضامین شوق اور دلچسپی سے پڑھے ہیں شگفتہ نگاروں میں ایک منفرد اور نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ عسکری زندگی کے معمولات، روز مرہ کے واقعات اور سامنے کی باتوں کے مضحک پہلو اور احکامات ان کی نگاہِ لطف سے بچ نہیں سکتے کرنل صاحب بلاشبہ اُردو کے چوٹی کے مزاح نگار ہیں۔'' (۱۶)

فوج اور مزاح کا تعلق آپس میں بڑا پرانا ہے فوجی زندگی نہایت سنجیدہ اور لگے بندھے قانون اور اصولِ وضوابط کے تحت گزاری جاتی ہے۔ اس لیے جوانوں کی زندگی میں تر و تازگی لانے کے لیے کبھی کبھی ایسے پروگرام بنائے جاتے ہیں کہ اُن کے اندر ہنسی اور خوشی کی لہر دوڑ جائے۔ اشفاق حسین نے بھی جوانوں کو خوش کرنے کے لیے اپنے اسلوب میں مزاح پیدا کیا ہے۔ اشفاق حسین کے بارے میں ڈاکٹر اصغر علی بلوچ اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> ''فوج اور مزاح گو دو مختلف نام ہیں مگر ان کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ عساکر پاکستان کے مزاح نگاروں کو اُردو ادب میں ایک خاص مقام اور مرتبہ حاصل ہے۔ کرنل اشفاق حسین نے ''جنٹلمین بسم اللہ'' اور ''جنٹلمین الحمداللہ'' اور دیگر ایسی کتب لکھ کر اُردو ادب میں بے بہا اضافہ کیا ہے وہ اپنے مزاحیہ اسلوب کی وجہ سے عساکر مزاح نگاروں میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں اُن کا یہ انداز اُردو ادب میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔'' (۱۷)

کرنل اشفاق حسین نے مشکل سے مشکل واقعات اور موضوعات کو نہایت آسان پیرائے میں بیان کیا ہے۔ انھوں نے اپنے مضامین میں آسان الفاظ اور دلکش تراکیب استعمال کی ہیں۔ ندرتِ خیال اور پُرکشش اندازِ بیاں آپ کی تحریروں کا خاصہ ہے بریگیڈیئر عنایت الرحمٰن صدیقی نے اپنی کتاب ''اربابِ سیف و قلم'' میں اشفاق حسین کے بارے میں اپنے خیالات کو یوں قلم بند کیا ہے:

> ''اشفاق حسین نے ''جنٹلمین بسم اللہ'' اور ''جنٹلمین الحمداللہ'' لکھ کر قارئین کو خوب ہنسایا ہے ان دو

کتابوں سے ایسا تاثر ملتا ہے کہ شاید اشفاق حسین محض ایک مزاح نگار کے طور پر ابھر رہا ہے۔"(۱۸)

کرنل اشفاق حسین اُردو کے طنزیہ ومزاحیہ ادب میں بڑے بھرپور طریقے سے شامل ہوئے ہیں۔آپ کی کتب میں مزاح کے ایسے ایسے نمونے ملتے ہیں جو دیگر عسکری مزاح نگاروں کے ہاں نہیں ملتے۔آپ نے واقعات، لطائف، لفظی بازی گری اور تحریف سے مزاح تخلیق کرنے کی عمدہ کوشش کی ہے۔کرنل اشفاق حسین "جنٹلمین بسم اللہ" لے کر اُردو ادب کے گلستان میں آئے اور "جنٹلمین الحمداللہ" کی صورت میں گل کاریاں اور گل ریزیاں نچھاور کرتے ہوئے "فی ارض اللہ" تک پہنچے "جنٹلمین سبحان اللہ" کی صورت جہانِ ظرافت کو وہ وقار بخشا کہ بڑے بڑے ادباء کرنل صاحب کو سلوٹ پیش کرتے ہیں۔آپ کی تحریروں میں رنگینی و رعنائی، شگفتگی و شستگی ہے اور حسنِ بیان سے ایسے جادو جگائے ہیں جو قاری کو اپنے سحر میں جکڑ لیتے ہیں۔آپ کے اس اندازِ بیان کو دیکھ کر بڑے بڑے ادیب آپ کا کلمہ پڑھنے پر راضی ہو جاتے ہیں۔ان جملہ صفات کی بناء پر اُردو کے طنزیہ ومزاحیہ ادب میں کرنل صاحب کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔

حوالہ جات

۱۔ اشفاق حسین، کرنل، جنٹلمین بسم اللہ، لاہور: ادارہ مطبوعاتِ سلیمانی، ر۱۹۹۳ء، ص:۱۱

۲۔ ایضاً، ص:۱۴۸

۳۔ ایضاً، ص:۴۸

۴۔ فریحہ نگہت، بری فوج کے مزاح نگار، مملوکہ: اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور،۱۹۹۳ء، ص:۱۳۶

۵۔ اشفاق حسین، کرنل، جنٹلمین بسم اللہ، ص:۵۶۔۵۵

۶۔ ضمیر نفیس نئی کتاب، جنٹلمین بسم اللہ، مشمولہ: نوائے وقت، روزنامہ، لاہور، ۷ مئی ۱۹۸۹ء

۷۔ اشفاق حسین، کرنل، جنٹلمین الحمداللہ، لاہور: ادارہ مطبوعاتِ سلیمانی، ۲۰۱۵ء، ص:۷۸

۸۔ فریحہ نگہت، بری فوج کے مزاح نگار، ص:۱۳۱

۹۔ تصدیق حسین، راجہ، ڈاکٹر، جنٹلمین بسم اللہ سے جنٹلمین الحمداللہ تک، مشمولہ: امروز، روزنامہ، لاہور، فروری ۱۹۸۲ء

۱۰۔ اشفاق حسین، کرنل، جنٹلمین الحمداللہ، ص:۶۵

۱۱۔ فریحہ نگہت، بری فوج کے مزاح نگار، ص:۱۴۲

۱۲۔ اشفاق حسین، کرنل، جنٹلمین الحمداللہ، ص:۶۸

۱۳۔ طاہرہ سرور، ڈاکٹر، عساکر پاکستان کی ادبی خدمات اُردو نثر میں، لاہور: اکادمیات،۲۰۱۳ء، ص:۲۸۴

۱۴۔ اشفاق حسین، کرنل، جنٹلمین اللہ اللہ، لاہور: ادارہ مطبوعاتِ سلیمانی، ۱۹۹۷ء، ص:۱۱

۱۵۔ اشفاق حسین، کرنل، جنٹلمین سبحان اللہ، لاہور: ادارہ مطبوعاتِ سلیمانی، ۱۹۹۹ء، ص:۲۴۲

۱۶۔ محمد شفیق کی مشتاق یوسفی سے بذریعہ فون گفتگو، اشفاق حسین بطور مزاح نگار، مقالہ برائے ایم فل، لاہور: منہاج یونیورسٹی، ۲۰۱۸ء، ص:۴۱

۱۷۔ اصغر علی بلوچ، ڈاکٹر، مشمولہ: اشفاق حسین بطور مزاح نگار، مقالہ برائے ایم فل، منہاج یونیورسٹی، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص:۴۱

۱۸۔ عنایت الرحمٰن، صدیقی، بریگیڈئر، اربابِ سیف وقلم، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۹۷ء، ص:۲۴۸